دسمبر ۱۹۶۲ء

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اُس مُنہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائیٹر ایم قاسم علی

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۶۲ء | نمبر ۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل سے روبصحت ہے۔ حضور بغرض تبدیل آب و ہوا موضع پھیرو چیچی کنارہ دریائے بیاس تشریف لے گئے ہیں آجکل واپس تشریف آوری کی امید ہے۔

درخواست دُعا۔ اخی المعظم خان صاحب ذوالفقار علیخان بعارضہ بخار مبتلا ہیں۔ احباب دردِ دل سے انکے واسطے دعائے صحت فرماویں خدا تعالیٰ اس مخلص کو صحت و زندگی عطا فرمائے

فاروق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات جو مکرمی جی فی اللہ پیر محمد سراج الحق صاحب نعمانی جمالی ہاشمی احمدی نے لکھنے شروع کئے ہیں وہ ایسے حالات ہیں جو پیر صاحب موصوف کے چشم دید ہیں۔ آپکے اس مضمون کا پہلا حصہ تذکرۃ المہدی حکم

فاروق کی عرضداشت

یہ پرچہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ سنہ رواں کے آخری مہینہ کا دوسرا نمبر ہے۔ اسکے بعد دو نمبر اس سال کے اور شائع ہونگے۔ جن دشوار گذار گھاٹیوں سے فاروق کو گذرنا پڑا ہے۔ اس کا حال یہ خادم سلسلہ ایڈیٹر فاروق ہی جانتا ہے۔ اس نونہال چمن خلافت ثانیہ کی عمر ابھی صرف تین سال ہے۔ اس عمر کا بچہ تو گھٹنوں کے بل چلنا سیکھتا ہے۔ لیکن یہ بے کس فاروق ابھی گود میں ہی پل رہا ہے۔ اسپر خریداران کی کمی اور کاغذ و سیاہی و مصارف طبع کی گرانی اور جنگ جرمنی کی طغیانی نے اسقدر اثر ڈالا کہ یہ چار سو ہی اپنے نازبردار پیدا کر سکا۔ شاید اس کی پیاری پیاری باتیں اور ننھی ہی صورت احمدی احباب کے دلوں کو اپنی طرف مائل نہ کر سکی۔ گو اس نے اپنی بساط سے بڑھ کر احباب کے لئے اچھے اچھے مضامین اور دلچسپ تحریرات پیش کرنے میں ہمت دکھائی۔ مگر بدقسمتی سے انہوں نے اسے گلے نہ لگایا۔ اور بجائے یار شاطر سمجھنے کے بار خاطر سمجھا۔ فاروق خدا تیرے حال پر رحم کرے۔ خدا کرے تیری زبان حال تیرے خیر خواہوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچے۔ جو وہ تجھ سے پوری ہمدردی کریں۔

اے فاروق تو نے اپنی عمر کے تیسرے سال میں بہت محنت کی۔ تو وقت پر شائع ہوتا رہا۔ اور کبھی وقت اپنے ہوا خواہوں کے ہاتھوں میں پہونچا۔ مگر پھر بھی تیرے نان و نفقہ کی کسی کو پرواہ نہ ہوئی۔ فاروق تو نے اپنے خریداروں کے لئے یہ آسانی بھی کی کہ تین تین ماہ میں ایک ایک روپیہ اپنے لئے مانگا۔ جس سے امید ہی

ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اب صرف دس گیارہ جلدیں باقی ہیں۔ شائقین جلد منگائیں۔ دوبارہ معلوم نہیں کہ وہ کب شائع ہو۔ قیمت جلد اول بھر علاوہ محصول ڈاک ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ تیری برادری ترقی کریگی۔ مگر افسوس تیری اس رعایت پر بھی علاوہ چار دفعہ وی پی کرنے کا بار اپنے ذمہ لینے کے ہر سہ ماہی پر بیس پچیس خریدار تیرے کم ہی ہوتے گئے۔ جسطرح کہ غلہ وغیرہ گراں ہو جاتا ہے تو سیروں گھٹتا ہے۔ مگر ارزانی صرف تولوں۔ چھٹانکوں کی ہوتی ہے اسی طرح تیرے خریدار گھٹتے ہیں تو کروڑوں گھٹ جاتے ہیں۔ مگر بڑھنے میں سال بھر میں ایک کوڑی بھی نہیں بڑھتے۔ اللہ رحم کرے۔ آمین۔

پیارے دوستو! اب فاروق آپ سے کیا چاہتا ہے۔ صرف یہ کہ آپ براہ مہربانی دو ہزار نہیں ایکہزار نہیں۔ صرف پانسو ہی خریدار سال آئندہ ۱۹۱۹ء کے واسطے اس کو عطا کر دیں۔ تو کون سی بڑی بات ہے کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہر سہ ماہی پر فاروق آپ سے دست سوال دراز کرتا ہوا ہمیشہ ہائے واویلا کرتا رہے؟ اب خاکسار آپ سب صاحبان سے دست بستہ عرض پرداز ہے۔ کہ تھوڑی ہمت کر کے پانسو خریدار تو پورے کر دو۔ اسوقت چار سو اٹھارہ خریدار ہیں جنمیں سے شروع سال میں جب وی پی جاری ہونگے۔ خدا جانے کتنے صاحب جود و سخا انکاری کر کے واپس کر دینگے میں ادب سے۔ منت سے۔ رحمت سے خدا کا واسطہ دے کر پھر عرض کرتا ہوں کہ سال آئندہ ۱۹۱۹ء کے لئے ۲ر جنوری ۱۹۱۹ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ وی پی کو واپس کرنے سے پیشتر آپ اگر فاروق سے علیحدگی اختیار کرنا چاہیں یا اسوقت وی پی وصول کرنے سے کوئی امر مانع ہو۔ اور پھر دوسرے وقت پر وی پی منگائیں۔ تو اس کی اطلاع ضرور دفتر فاروق میں دیں۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ ہر سہ ماہی کے موقعہ پر جب وی پی جاری ہوا۔ تب ہی پچاس ساٹھ سے زیادہ انکار ہو کر واپس آئے۔ جس سے پچیس تیس روپے سالانہ محصولڈاک کا بلاوجہ نقصان ہو کر فاروق کو خسارہ اٹھانا پڑا۔ تمہارا کیا ہرج ہے۔ اگر ایک پیسہ خرچ کر کے لکھ دیا کرو۔ کہ ابھی وی پی نہ بھیجا جائے یا پرچہ بند کر دیا جائے۔ اس امر کو خوب سوچ لو کہ یہ پرچہ سلسلہ کا پرچہ ہے۔ اگر نقصان اٹھاتا اٹھاتا اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا تو پھر آپ کے لئے ہی ماتم کا دن ہو گا۔ اور تب ہی کو اس کا رونا اور افسوس کرنا اور رنج اٹھانا پڑے گا۔

پس ہمت کر کے جانثار ہو سکے۔ جو دوست ہمیشہ سالانہ چندہ بکمشت دیتے ہیں۔ جن کا میں تہ دل سے شکر گذار ہوں وہ ۲ر جنوری ۱۹۱۹ء کا پرچہ سالانہ چندہ ادا کر کے وصول کر لیں اور جو روپیہ سہ ماہی دیتے ہیں وہ اس دفعہ ششماہی کا چندہ عاریروپے ادا کریں۔ اور جو لینا نہیں چاہتے وہ جلد اطلاع دیں اور خریدار دینے میں کوشش کریں ٭

النبوۃ فی الاسلام

جس میں مولوی سید اراد حسین صاحب احمدی رئیس موضع اودین صوبہ بہار نے مسئلہ ختم نبوت پر مفصل بحث کر کے قرآن مجید و احادیث صحیحہ اور اقوال صلحاء امت سے ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی امت میں سے ایسے انبیاء کا ہونا جائز بلکہ ضروری ہے۔ جو صاحب شریعت جدیدہ نہ ہوں۔ اور نہ براہ راست نبوۃ پانے والے ہوں۔ اور ساتھ ہی مولوی محمد علی مونگھیری کے ان مضامین کا ابو احمد رحمانی حال مونگھیری کے ان مضامین کا جواب دیا گیا ہے۔ جو اس مسئلہ ختم نبوت کے متعلق مولوی صاحب مذکور نے لکھے ہیں۔ ۶۶ صفحہ کی کتاب ہے۔ سید عبد الغفار صاحب تاجر کتب بڑا بازار مونگھیر سے طلب کرنے پر مل سکتی ہے۔ قیمت کا پتہ نہیں۔

سال ۱۹۱۸ء

اس سال میں جسقدر مصائب اور تنبیہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے مخلوق پر وارد ہوئی ہیں۔ ان کو وہی قوم محسوس کرتی اور جانتی ہے۔ جو حی القیوم خدا پر ایمان رکھتی ہے۔ قحط سالی کا یہ عذاب ہے۔ کہ اسوقت آردگندم پانچ سیر فروخت ہو رہا ہے۔ چاروں مویشیاں کا یہ حال ہے کہ بھوسہ ہر من سے بھی زیادہ قیمت پر ملتا ہے۔ فصل ساونی بالکل نہیں ہے۔ ہاڑی کے واسطے آج تک آسمان کی طرف آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ تخمودہ ۸ سیر اور مکی ۱۰ سیر بک رہی ہے۔ بارش کا نام و نشان نہیں۔ گھی وغیرہ اشیاء خوردنی کا تو کچھ پوچھ ہی نہیں۔ کپڑا اتنا گراں کہ خریدنے کا حوصلہ نہیں پڑتا۔ روئی اس قدر کمیاب کہ روپیہ کی سیر بھر بھی نہیں ملتی۔ ان سب کے علاوہ بیماری جنگی بخار کی شکل میں ایسی نمودار ہوئی۔ کہ چار دانگ عالم میں الامان الامان کے نعرے بلند ہو گئے۔ کوئی گھر اور کوئی جگہ جہاں انسان بود و باش رکھتا ہے۔ اس انفلوائینزا سے خالی نہیں رہا۔ گھروں کے گھر مقفل ہو گئے۔ جن کا کوئی قفل لگانے والا ہی نہ رہا۔ جنگ نے وہ کچھ دکھایا کہ لاکھوں کو توپ کی گھاٹ اتار دیا۔ اور ابھی اسپر بس نہیں۔ نمعلوم لوگ کیا کرا کے رہینگے۔ ان مجموعی عذابوں کو دیکھ کر پتھر بھی پگھل جاتے۔ مگر اس ظالم انسان کا یہ حال ہے کہ پرواہ تک نہیں۔ خدا کا خوف نزدیک تک نہیں آیا۔ تقوے کا راہ بھول گئے۔ خشیت الٰہی سے کچھ کام نہیں۔ خدا کی نافرمانیاں جوں کی توں ہیں ان تمام عذابوں کی خبر دینے والے اللہ کے رسول اس زمانہ کے نبی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب میں وہی حال ہے نہیں سمجھتے کہ اس قدر مجموعی طور پر عذابوں کا آنا بروئے قرآن مجید ایک رسول کے آنے کا مقتضی ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ مَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ٭

لاہور میں ایک عظیم الشان مشاعرہ

بتقریب اتحادی فتح و جرمن شکست ۱۵ر دسمبر ۱۹۱۸ء کو اسلامیہ کالج لاہور میں بوقت ۵ بجے شام کے زیر صدارت آنریبل نواب ذوالفقار علیخان صاحب سی۔ ایس۔ آئی اردو پنجابی شعراء کا مشاعرہ ہو گا۔ جسمیں نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بھی رونق افروز ہونگے۔ بہترین نظموں کے لئے انعامات تقسیم ہونگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار فاروق قادیان

دارالامان - مورخہ ۱۲ر دسمبر ۱۸ سنہ ۱۹ء

تذکرۃ المہدیؑ

(خاص اخبار فاروق کے لئے لکھا گیا)

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا بے انتہاء اور آن گنت شکر ہے کہ اس نے اپنا وہ راہ پسندیدہ اور صراط مستقیم و مضبوط محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرمایا۔ کہ جسپر چلکر استقامۃ ایمان۔ عرفان اور لقا کی تمام راہیں کھل جاتی ہیں۔ جو اسکی رضامندی کی شاہراہ ہے۔ اور جسپر قدم رکھتے ہی انسان منزل مقصود پر پہونچ کر تمام منازل سلوک طے کر لیتا ہے اور ان اکرام انعام و افضال کا وارث ہو جاتا ہے۔ اور بڑے سے بڑا اور اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ نبوت رسالت و محبوبیت کا حاصل کر لیتا ہے۔ جو انسان کا اصل مقصود اور مطلوب ہے۔ خدا دینے والا اور بندہ لینے والا۔ اسکی ربوبیت۔ رحمانیت و رحیمیت و مالکیت ہمیشہ یکساں ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جس کو جو چاہے اسکو دیتا ہے۔ کوئی اس کا ہاتھ پکڑنے والا نہیں۔ اسکے علیہ کو کوئی روکنے والا نہیں۔ وہ جس سے چاہے پوچھ سکتا ہے۔ اور کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں۔ مالک الملک وہ معاف کرے یا پکڑے۔ تو کوئی اس میں روک ڈالنے والا نہیں۔ اس کی قدرتوں کا کوئی صدو بست کرنے والا نہیں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر پہلے کی خدا کو خبر ہے حضرت محمد مصطفےٰ احمد المرسلین محبوب رب العالمین خاتم النبیین سرور اولین و آخرین صلے اللہ علیہ وسلم تک اس کا یہی لاتبدیل قانون اور غیر متبدل سنت اور اٹل قاعدہ۔ اور اسکی صفات ازلی و ابدی کا خاصہ تھا اور ہے اور ہمیشہ کو رہے گا۔ کہ جب کبھی گمراہی بے دینی بڑھ جاتی ہے۔ اور عصیان و طغیان کا زور ہوتا ہے۔ اور ایمانی حالت سے انسان دور جا پڑتا ہے۔ اور عرفان سے تہیدست ہو جاتا ہے۔ اور روحانی ایمانی اخلاقی صفات سے خالی ہو جاتا ہے کہ جس کی حس باقی نہیں رہتی ہے۔ جیسے ایک شخص کو خدر کا مرض ہو جاتا ہے۔ جسکو سن کہتے ہیں۔ اور وہ یہاں تک بڑھ جاتا ہے۔ کہ اگر اس عضو کو کاٹ دیا جاوے یا چھری سوئی وغیرہ ماردی جاوے یا جھکی لی جاوے تو کچھ حس باقی نہیں رہتی ہے۔ تو اسوقت طبیب حاذق کی ضرورت پڑتی ہے کہ اس کو اس مرض سے باذن الٰہی نجات دے۔ تو ایسی حالت میں وہ رحیم و کریم ایک ہادی مہدی بشیر و نذیر اپنی مخلوق کی ہدایت اور معرفت الٰہی کی راہ دکھلانے کے لئے مبعوث فرماتا ہے۔ پس اسی طرح اور خاص اسی طرح اس سبحانہ تعالیٰ جل جلالہ نے محض اپنے فضل و کرم سے نہ ہماری کسی کوشش سے اس زمانہ پر آگندہ میں جو تمام عصیان و طغیان اور کل گناہ اور بدیوں کا مجموعہ اور ہر ایک وہ ناپاکیاں و بے باکیاں اور مفسدات مکروہات جو پہلے زمانوں میں کہیں کہیں پائی جاتی تھیں۔ اس زمانہ میں مجموعی طور پر ظاہر ہوئیں۔ اور لقد ظھر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ سامنے ہو گیا۔ ہمارے اس زمانہ ہمارے ملک ہمارے دیس ہمارے پڑوس اور خاص ہم میں سے ہمارے جوار میں ہمارے گھر میں اپنا ایک برگزیدہ پیارا بندہ عین وقت پر عین موسم پر عین ضرورت کے وقت مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ وہ زبدۃ العرفاء قدوۃ العلماء عالیجناب حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجدد وقت مہدی آخرالزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلعت نبوت و رسالت اور حلل الانبیاء و الرسل زیب تن فرما کر کھڑا کیا اس کا بے شمار شکر اور بے انتہا حمد اور ان گنت احسان ہیں کہ ہم کو اس باری تعالےٰ نے اس کی شناخت اور اسکے گروہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور پھر میں پچیس سال تک اس کی خدمت میں رہنے اور اسکے تمام حالات اندرونی و بیرونی چلتے پھرتے سونے اُٹھتے جاگتے رہنے سہنے لکھنے پڑھنے چال چلن خورد و نوش کے دیکھنے بھالنے کا شرف بخشا۔ الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدینا اللہ۔

ناظرین کی خدمت والا میں عرض ہے کہ یہ تذکرۃ المہدی کا دوسرا حصہ ہے۔ جو سفرنامہ نعمانی سے مشہور ہے اس پہلے حصہ کو حضرت خلیفہ اول مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ اور حضرت مقدس و محترم خلیفہ ثانی مولانا و لمنا جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر سلمہ اللہ تعالیٰ و ابدہ و اسعد بصرہ نے خاص طور سے اور تمام احباب کرام احمدیہ نے عام طور سے دیکھا اور پڑھا اور پسند فرمایا۔ اور حضرت خلیفہ ثانی دامت برکاتہم نے دوسرے حصہ کے لئے ارشاد فرما کر بہت شوق ظاہر فرمایا۔ تو میں نے کئی ورق لکھ کر جناب محترم سید محمد قاسم علی صاحب کی خدمت میں قادیان شریف روانہ کئے۔ اور عرض کیا کہ پہلے بھی آپکے اخبار الحق دہلی میں پہلا حصہ چھپتا رہا ہے اس کو بھی ہفتہ وار چھاپتے رہیں۔ سو ایسا اتفاق ہوا کہ ان کے مکان کی تبدیلی اور اسباب کے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے میں وہ مسودہ گم ہو گیا۔ تو پھر میں نے از سر نو اس آیت شریفہ کے حکم کے مطابق کہ ما ننسخ من اٰیۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا لکھنا شروع کیا۔ مگر بیچ میں خدا کی قدرت حرج پڑتا رہا۔ اب اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کر کے اس کو مکمل کرتا ہوں۔ اور خدا سے مدد اور توفیق چاہتا ہوں کیونکہ اسی کی مدد اور توفیق سے سب کام ہوتے ہیں۔ یہ ہفتہ وار اخبار فاروق میں چھپتا رہے گا۔ پھر بعد میں کتابی صورت پر شائع ہو گا۔

ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نور الحق عربی میں تحریر فرماتے تھے ابھی اول حصہ ہی شروع کیا تھا۔ اور اس کی تصنیف کا محرک اول میں ہی تھا۔ اور میرے اسی نام پر نام بھی رکھا تھا۔ فرمایا۔ کہ تمہارے نام پر ہی نام رکھا ہے اور مولانا نورالدین صاحب کا بھی نام اس میں شروع کیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت کیا نام رکھا۔ فرمایا نور الحق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام رکھا ہے۔ اور اس کے ایک دو جزو بھی چھپے تھے اور آگے ایک جزو کا مسودہ تیار تھا۔ اور کچھ لکھا ہے تھے۔ اتنے عالی جناب خلیفہ ثانی حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب دام برکاتہم تشریف لے آئے۔ تھوڑی سی عمر تھی۔ دیا سلائی ہاتھ میں تھی۔ کھیلتے کھیلتے مسودہ کے کاغذات میں ایک کھیل سمجھکر دیا سلائی رگڑ کر لگا دی۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر کتاب نور الحق میں مشغول تھے۔ آپ کو کچھ خبر نہ ہوئی وہ تو دیا سلائی لگا کر چل دئے۔ اور غلام محمد امرتسری جو کاپی لکھا کرتا تھا۔ مضمون لینے کے لئے آیا۔ اور عرض کیا کہ جو مضمون حضرت آپنے دیا تھا وہ لکھا گیا آگے اور مضمون دیجئے تاکہ کاپی لکھی جاوے۔ میرے پاس مضمون نہیں ہے۔ خاکسار بھی اسوقت کسی کام کے لئے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مضمون دینے کا ارادہ فرمایا مضمون تلاش کیا کہیں نہ ملا۔ فرمایا۔ ہم نے تو ابھی لکھ کر رکھا تھا۔ معلوم نہیں کہ کہاں گیا۔ کاتب نے عرض کیا یہ کاغذوں کی راکھ کیسی پڑی ہے۔ فرمایا یہی مسودہ تھا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ کارروائی ہے۔ آپنے ہنس کر فرمایا۔ خیر۔ اور یہ آیت پڑھی۔ ما ننسخ الخ اور ذرا بھی تیوری پر بل نہیں آیا۔ اور کچھ بھی رنج ظاہر نہیں کیا۔ سبحان اللہ! کیسا تحمل اور کسقدر حلم تھا۔ کہ کچھ بھی خیال نہ فرمایا۔ اور فرمایا تو یہ فرمایا کہ اچھا اور لکھ لینگے اگر کوئی اور شخص ہوتا۔ تو ایک غضب اتر آتا۔ اور خدا جانے کیا سے کیا ہوتا اور کیا کیا گھر والوں پر بھی بلا نازل ہوتی۔ اور اس بچہ کو ایسی زدوکوب اور مار پیٹ کرتا کہ جان چھڑانے کو تیار ہو جاتا۔ بات یہ ہے۔ کہ ابتدائی حالت اور ہوتی ہے۔ اور درمیانی اور رنگ کی اور آخر کی کچھ اور۔ اب ۱۳۳۷ھ میں کہ حضرت اقدس عالیجناب میاں محمود احمد صاحب دام فیوضہم کو دیکھو تو کیسی متانت کیا وقار اور کیسا تحمل اور سمجھ اور عقل اور ذہن و ذکا ہے کہ کسی میں پایا نہیں جاتا۔ وہ کام خلافت کا سنبھالا اور اور وہ اولوالعزمی دکھائی کہ دنیا کو حیران کر دیا۔ درحقیقت بات بھی ایسی درست ہے۔ ہماری اپنی حالت ایک وہ تھی کہ بچپن کی حالت میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں حاضری تھی۔ کچھ خبر نہیں تھی کہ اسلام کیا ہے۔ دین کیا ہے۔ قرآن شریف کیا ہے مامور کیسے ہوتے ہیں۔ ہم سب کچھ مانتے تھے۔ لیکن وہ سب رسمی یا رہائی تھا۔ اور جب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تب بھی ایک مدت کے بعد حضرت اقدس کی باتیں سمجھ میں آئیں۔ اور کچھ اب وہ باتیں سمجھ میں آتی جاتی ہیں۔ جن کو زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ ہم آپ کو ایک ولی اللہ جانتے اور سمجھتے رہے۔ پھر غوث و قطب ماننے لگے۔ پھر مجدد مانا۔ پھر جوں جوں صحبت زیادہ ہوتی گئی۔ اذہان بڑھتے گئے۔ فہمائے سمجھ زیادہ کی۔ خاص عہدہ جلیلہ نبوت و رسالت تسلیم کرنے لگے ترقیات ہمیشہ بتدریج ہی ہوتی ہے۔ آہستہ آہستہ سب کچھ ذہن میں آگیا۔ پہلے سب باتیں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اوپری سی معلوم ہوتی تھیں۔ رفتہ رفتہ وہ جزو بدن اور جزو ایمان ہوتی گئیں۔ اور فولاد کیمیا کی طرح دل میں ٹھک گئیں ایک روز میں نے عرض کیا کہ حضور اب تو سب سے پہلے ہمیں آپنے کافر بنا دیا۔ آپنے ہنس کر فرمایا۔ کیوں؟ میں نے عرض کی کہ اب سب باتیں دل سے جاتی رہیں اور کوئی بات کسی کی اچھی نہیں معلوم ہوتی۔ آپ کی باتوں کے سوا سب بری معلوم ہوتی ہیں۔ اور ایسی اوپری اوپری معلوم ہوتی ہیں۔ کہ ان پر ہنسی آتی ہے اور ایک بچوں کا کھیل دکھائی دیتا ہے۔ آپنے زبان مبارک سے تو کچھ نہ فرمایا۔ لیکن چہرہ شریف پر ایک بشاشت معلوم ہوئی۔ ایک زمانہ ایسا آیا کہ میں یا دو تین شخص اور دارالامان میں رہ گئے۔ مہمان خانہ مختصر سا تھا۔ جو مطب حضرت خلیفہ اول مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مہمان خانہ ملا ہوا تھا اور برخوردار مولوی ولی الرحمٰن میرا برادر زادہ (وہ اب غیر احمدی ہے۔ لیکن اور غیر احمدیوں کی طرح ضدی متعصب نہیں ہے) جس کی عمر بہت تھوڑی تھی۔ میرے ساتھ تھا۔ حضرت اُم المومنین اس سے بہت پیار رکھتی تھیں۔ اور کبھی کبھی اپنے ہاتھ سے غسل دیا کرتی تھیں اور سر بھی دھو دیا کرتی تھیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بستر پر رات کو یا دن کو سو جایا کرتا تھا تو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی نہ اٹھاتے اور دوسری جگہ بیٹھ جاتے یا ہٹتے رہتے۔ میں رات کو جاتا اٹھا کر گود میں لے آتا۔ اگر کوئی عورت کہتی کہ حضرت اس کو اٹھا دیجئے۔ تو آپ فرماتے کہ خبردار نہ اٹھانا کوئی تکلیف نہ ہو جاوے۔ یہ آپ کا خلق کریمانہ تھا اور رحم تھا۔ ورنہ دوسرا کب کوئی ایسا کرتا ہے۔ اور مولانا نورالدین خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس زمانہ میں مالیر کوٹلے حسب الطلب حضرت نواب محمد علیخان صاحب تشریف لے گئے تھے۔ بات یہ تھی کہ نواب صاحب موصوف نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھا۔ کہ قادیان شریف میں میرا زیادہ مدت رہنا نہیں ہو سکتا۔ بہتر ہے۔ کہ حضرت مولانا نورالدین صاحب یہاں تشریف لاویں۔ اور مجھے قرآن شریف مع ترجمہ و تفسیر پڑھاویں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو بہت پسند فرمایا۔ اور حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ مالیر کوٹلہ تشریف لے جاویں نواب صاحب قرآن شریف کا شوق ظاہر کرتے ہیں چونکہ آپ کو بھی قرآن شریف سے زیادہ شوق ہے۔ اور خدا نے فہم اور سمجھ قرآن شریف بہت آپ کو دیا ہے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ تو عاشق قرآن تھے ہی۔ حسب الارشاد حضرت اقدس مالیر کوٹلہ تشریف لیگئے۔ کامل نو ماہ تک یا زیادہ وہاں رہے۔ اور نواب صاحب ممدوح قرآن شریف پڑھتے رہے۔ ایک دفعہ چند ایک پارہ قرآن شریف کے حضرت نواب صاحب ممدوح نے پڑھے تھے جو ایک رکوع یا شاید دو تین آیتوں کی تفسیر علاوہ اسکے جو خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ سے پڑھا تھا۔ لکھ کر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مبارک میں بھیجی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور یہ بھی لکھا کہ یہ مینے سمجھا ہے۔ آیا یہ درست ہے۔ اور یہ اپنے صحیح سمجھا ہے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ خط مجھے بھی دکھایا۔ اور فرمایا۔ کہ نواب صاحب کی کیسی عمدہ سمجھ ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ برکت دے۔ اور جب آگے کو قرآن شریف پڑھیں گے۔ تو کامل معارف و اسرار سے حصہ لینگے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے دروازے ان پر کھلیں گے۔ وہ تفسیر میں نے بھی دیکھی ہے۔ درحقیقت بہت ہی عمدہ لکھی تھی۔ ایک روز حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کتنے روز مولوی نورالدین صاحب کو مالیر کوٹلہ گئے ہوئے ہو گئے ہیں؟ عرض کیا کہ اب نو مہینے ہو گئے۔ فرمایا نو مہینہ میں نطفہ سے بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جو اَنَا اَنْشَاْنَاہُ خَلْقًا اٰخَرَ۔ خدا نے فرمایا ہے۔ اب وہ نئے ان ہو جائینگے۔ اور ان کی دوسری پیدائش ایمانی ہو جائیگی۔ ایک دو دفعہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ دارالامان تشریف بھی لائے۔ اور پھر مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے۔ ایک روز میں حسب عادت ایک وظیفہ پڑھتا تھا۔ اور ہزار دانوں کی تسبیح میرے پاس تھی۔ طلوع آفتاب کا وقت تھا کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اکیلے باہر سیر کے لئے حسب معمول تشریف لائے۔ اور مجھے وظیفہ پڑھتے دیکھ کر چپ چاپ پانچ سات منٹ تک کھڑے رہے۔ مگر میں نیچی آنکھیں کئے پڑھتا رہا۔ اچانک جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھڑے دیکھا میں شرما گیا۔ تسبیح میں نے چھپا دی۔ اور جلدی سے اٹھ کر ہمراہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو لیا۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے مجھے کوئی کسی قسم کی تنبیہ نہیں فرمائی۔ اور نہ یہ فرمایا۔ کہ یہ کیا پڑھ رہا تھا اور کیوں پڑھ رہا تھا۔ اور نہ آپ کسی کو کسی کے لباس اور صورت اور حجامت پر کچھ فرمایا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ یہ سب بدعات و خرافات چھوٹ گئیں۔ ترقی ہر شے کی رفتہ رفتہ نہ مدرجاً ہی ہوا کرتی ہے۔ سیر کے واپس تشریف لے آئے۔ اسی طرح کئی ہفتہ تک حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور میں سیر کی۔ ہاں نماز میں کئی شخص ہو جاتے تھے۔ لیکن رات کو میں اکیلا ہی مکان میں رہتا تھا۔ اور آپ کی خدمت میں بار بار جانے کا اتفاق ہوتا تھا۔

مینے اس کے پہلے حصہ کو شہر جیند کے حالات پر چھوڑا تھا۔ پھر اسی سے شروع کرتا ہوں۔ جاننا چاہیئے کہ یہ شہر ہریانہ کے حصہ کا دروازہ ہے۔ اور شہر حصار اس کے تیں بیس کوس کے فاصلہ پر ہے۔ یہ شہر پنجاب احاطہ میں شامل ہے۔ یہاں کی زبان اردو ہے اور پنجابی بھی ہے۔ لیکن تھوڑی ہے۔ یہ پرانا شہر ہے سکھ فرقہ کا یہ شہر ریاست گاہ ہے۔ یہاں کا رئیس موجودہ راجہ سکھ ہے۔ لیکن بے تعصب۔ ہر مذہب اور ہر ملت کے لوگوں کو یکساں دیکھتا ہے کسی سے تعصب نہیں ہے۔ عدل اور رحم اور رعایا پروری اسکے مزاج اور سرشت میں ہے۔ وزیر اعظم بھی جو آج کل سکھ ہے۔ انہیں صفات پسندیدہ سے موصوف ہے اس شہر کی آٹھ نو ہزار کی آبادی ہے۔ مسلمان تھوڑے ہیں۔ یہاں ہمارے آبا و اجداد کی آمد و رفت اور بعض کی قیام گاہ رہی ہے۔ ہمارے پردادا حضرت شاہ محمد اویس رحمۃ اللہ علیہ اکثر یہیں رہے۔ اور یہیں ۱۲۷۰ھ میں وفات پائی۔ اور ایک مسجد میں جو فریباً چھ سو سال کی بنی ہوئی ہے۔ اسپر اس کی تعمیر سنہ کندہ ہیں۔ قاضی شیخ عبدالوہاب مرحوم و مغفور عثمانی کی تعمیر کردہ ہے۔ دادا صاحب کی قبر اور احاطہ پختہ ہے اور ایک حجرہ اسی کے ملحق اسی میں ہے۔ یہاں کے قاضی فلاً بعد نسلاً شایان اسلام سے لے کر اب تک عہدہ جلیلہ قضا پر چلے آتے ہیں۔ ان کے بغیر حکم کے نکاح خوانی نہیں ہو سکتی۔ پہلے فتوے اور کاغذات اور قبالے انہیں کے یہاں سے جاری ہوتے تھے لیکن بعد عہد کے یہ سب کچھ جاتا رہا۔ اب صرف نکاح خوانی رہ گئی ہے۔ جوں جوں تقوے گھٹتا گیا۔ ویسے ہی مدارج و مراتب میں فرق آتا گیا۔ جاذا دوغیرہ اور تمام مناصب سب دور ہوئے۔ سلسلہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ مینے تین سال تک ان کو اور دوسرے تمام آدمیوں کو جلسوں میں مجمع عام میں اور فرداً فرداً اچھی طرح سے سلسلہ کی تبلیغ کی۔ مگر ایک نے بھی آمنا نہ کہا اور انکار پر تلے رہے۔ اور انہیں بلد سیئات اور جرعات پر جمے رہے۔ اور سب کا جواب یہی رہا کہ اٰبَاءَنَا الْفِیْنَا اٰبَاءَنَا خدا تعالیٰ رحم فرماوے۔ شیخ۔ سید۔ مغل۔ پٹھان۔ ان کے علاوہ سب قوموں کا یہی حال ہے۔ سب نام کے مسلمان ہیں۔ کام کا ایک بھی نہیں ہے۔ صرف ان میں سے ایک شخص شیخ قاسم علی صدیقی قریشی ہے جسکو خدا نے سمجھ اچھی اور فہم مستقیم اور قلب سلیم عطا کیا ہے۔ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ نقوی اور اہل حال بہت کچھ ان کا شعار ہے۔ ہر قسم کی بدعات و مناسی سے پرہیز رکھتے ہیں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود ع کے اور سب احباب سلسلہ احمدیہ کے دل سے عاشق زار ہیں۔ کوئی بات کسی قسم کی ہونی ہو بیچ میں ضرور تبلیغاً یا تفہیماً یا تذکرۃً حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام یا دارالامان یا سلسلہ حقہ احمدیہ کا ذکر کئے بدون نہیں رہینگے۔ گو ایک غریب لیکن آدمی ہیں مگر حق بات میں کبھی بھی نہیں دبینگے۔ اور حق بات کو دوسرے کے کان میں پہونچائے بدون نہیں رہینگے خدا تعالیٰ اس شخص کی عمر اور نقوے میں برکت دے یہ شخص ایسا غیور احمدی ہے۔ کہ اس کا باپ فوت ہو گیا اور اس کی جنازہ کی نماز سب لوگوں نے پڑھی۔ لیکن اس شخص نے کہ وہ غیر احمدی اور دشمن احمد نبی اللہ المسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھا۔ اسنے جنازہ کی نماز نہ پڑھی اور اپنے مطاع کے حکم کو تسلیم کیا۔ لوگوں نے بہت کچھ لعن و طعن کیا۔ اور اب بھی ہر بات میں کرتے رہتے ہیں مگر پرواہ نہیں کرتا۔ انہیں کے مکان میں میرے دادا شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی تھی۔ اور ان کے مکان میں اب تک کچھ بھی آپ کی موجود ہے۔ اور وہ کوٹھڑی کہ جس میں دادا صاحب مرحوم رہتے تھے۔ موجود ہے جو پیر کی کوٹھڑی کہلاتی ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

(از) محمد سراج الحق نعمانی احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر پیغام کو مباہلہ کا چیلنج

(از مہر غلام حسین صاحب احمدی نمبردار سیالکوٹ)

ایڈیٹر صاحب فاروق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فاروق مورخہ ۲۸ر نومبر سنہ رواں سے معلوم ہوا ہے کہ پیغام صلح کا ایڈیٹر سید حامد شاہ صاحب مرحوم کو اپنا ہم خیال ظاہر کرتا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ شاہ صاحب مرحوم ہمیں (یعنی پیغامیوں کو) حق پر سمجھتے تھے۔ یہ ایڈیٹر پیغام نے بہت ہی افترا کیا ہے۔ اور سید حامد شاہ صاحب مرحوم پر بہتان باندھا ہے اور الزام لگایا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

میں (غلام حسین) مسجد میں کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر شہادت دیتا ہوں۔ کہ بیعت خلافت کے بعد سید حامد شاہ صاحب تا وقت وفات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیگر گذشتہ نبیوں جیسا نبی بلکہ درجہ میں بعض سابقہ انبیاء سے افضل اور ان کے منکرین غیر احمدیوں کو کافر اور پیغامیوں کو فاسق اور منافق سمجھتے رہے ہیں۔ ہم ہر روز شاہ صاحب کا درس قرآن اور ہمیشہ وعظ و خطبہ سنتے رہے ہیں۔ مرحوم شاہ صاحب بیعت نور سے قرآن شریف سے مسیح موعود کی نبوت۔ غیر احمدیوں کا کفر پیغامیوں کا فسق ثابت کرتے رہے ہیں۔ اگر ایڈیٹر پیغام اپنے دعویٰ میں سچا ہے۔ تو سید حامد شاہ صاحب کے عقیدہ پر (کہ وہ مسیح موعود کو نبی اللہ اور غیر احمدیوں کو کافر اور پیغامیوں کو فاسق جانتے تھے) مباہلہ کرنے کو تیار ہوں۔" والسلام

احمدیہ ڈائرکٹری

ہمنے فاروق کے گذشتہ نمبروں میں ایک احمدیہ ڈائرکٹری کے مرتب کرنے کی تحریک کرتے ہوئے احباب کو توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ اس مبارک تحریک کے سرانجام دینے میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ اور احمدیوں کے نام لکھکر جلد بھجوائیں۔ سو الحمد للہ کہ میری آواز پر چند دوستوں نے توجہ فرمائی۔ اور مجھے نام بھی بھیجے۔ اور نیک مشورہ بھی اس تجویز کے متعلق دیئے۔ میں اُن سبقت کرنیوالے دوستوں کا شکر گذار ہوں۔ خصوصاً عالی جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب تاجر دکن اور حافظ عبدالعزیز صاحب مینیجر سنگر کمپنی اور منشی غلام حیدر صاحب پٹواری خاص قابل ذکر ہیں۔ جنھوں نے اس مفید کتاب کو نہایت ہی ضروری اور بابرکت بنایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ لیکن یہ کام دو چار دوستوں کے کرنے سے انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہر ایک احمدی اس کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اسلئے میں پورے زور سے احباب کی خدمت میں یاددہانی کرتا ہوں۔ اور اسی طرح کرتا جاؤں گا۔ جب تک کہ کافی تعداد اسماء احمدیان کی میرے پاس نہ پہنچ جائے۔ کہ ہر ایک دوست اپنا اسم گرامی حسب ذیل نمونہ کے مطابق لکھ کر دفتر فاروق میں بھیجدیں۔ اور کم از کم ۸ر فیس اندراج نام ہمراہ روانہ کریں۔ مکرمی منشی غلام حیدر صاحب مشورہ دیتے ہیں۔ کہ بجائے اندراج نام کے واسطے تجویز کیا گیا ہے۔ یہ مناسب ہے۔ لیکن اگر کوئی دوست اس سے علیحدہ کچھ اپنے مختصر حالات ڈائرکٹری مذکور میں اپنے نام کے ساتھ لکھ کر بھیجیں۔ وہ بھی کتاب مذکور میں باخذ اجرت زائد درج کر لئے جائیں۔ تو زیادہ مفید اور دلچسپ کتاب ہو جائیگی۔ سو میں بھی ان کے اس مشورہ کو پسند کرتا ہوا تجویز کرتا ہوں۔ کہ جو دوست نقشہ مجوزہ کے علاوہ اپنے حالات ڈائرکٹری میں درج کرانا چاہینگے۔ وہ اپنی قلم سے قابل اندراج حالات نقشہ مذکورہ کے ہمراہ لکھکر بھیجدیں اور ۲ر فی سطر کے حساب سے ان سے اجرت لیجائیگی۔ جو علاوہ اس ۸ر فیس اندراج نام کے ہوگی۔ اور یہ اجرت پیشگی آنی چاہیئے۔

دوسری تجویز یہ ہے۔ کہ جو دوست ۸ر نام مع فیس مقررہ کے لکھکر ارسال کرینگے۔ ان کا اسم گرامی بلا فیس مفت آئندہ میں درج کر دیا جائے گا۔ اور مفت ایک نسخہ ان کو اس کتاب کا دیا جائے گا۔

اطلاع۔ یہ ڈائرکٹری ہر ایک اُس دوست کو دیجائیگی جو کم از کم ۸ر فیس اندراج نام کی ارسال کرینگے۔ یا دس نام مع فیس بھیجیں گے۔

یہ فیس کم از کم ہے۔ ۸ر سے زائد بطور امداد اگر کوئی دوست حسب حیثیت خود عطا فرمادینگے تو ان کا شکریہ ادا کیا جائے گا۔ اور زائد رقم کے معاوضہ میں بعض ایسے کم استطاعت احمدی احباب کے نام بلا فیس درج کر دیئے جائینگے۔ جو ۸ر فیس ادا نہیں کر سکینگے لیکن یہ کتاب مفت ایسے کم استطاعت احمدیوں کو نہیں دی جائیگی۔ صرف ان کا نام درج کر دیا جائیگا۔

سکرٹری صاحبان

کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی انجمن کے ممبروں کے نام نقشہ مجوزہ کے مطابق لکھکر اور ۸ر فیس ہر ایک نام کی وصول کر کے بہت ہی جلد دفتر فاروق میں ارسال فرمادیں تاکہ جلسہ سالانہ تک جو غالباً ایسٹر کی تعطیلات میں ہوگا۔ اس کتاب کو مکمل کر لیا جائے۔

نقشہ مجوزہ برائے اندراج نام

پورا نام۔ مفصل پتہ مع ڈاک خانہ و ضلع۔

کس سنہ یا ماہ میں بیعت کی۔ بیعت کر کے مسیح موعود کو دیکھا یا نہیں

اسوقت کیا کام کرتے ہیں۔ خواندہ یا ناخواندہ

اگر خواندہ ہیں تو دینی یا دنیوی تعلیم کہاں تک ہے

تبلیغ رسالت جلد دوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نایاب اشتہارات کے مجموعہ کی دوسری جلد شائع ہو کر احباب کے نام بذریعہ وی پی بھیجی جا رہی ہے۔ الحمد للہ کہ دس جلدوں میں سے دو جلدیں چھپ گئی ہیں۔ تیسری جلد لکھی جا رہی ہے۔ باقی بھی انشاء اللہ جہاں تک ممکن ہے۔ جلد طبع ہونگی بعض احباب جنے وی پی واپس کر دیئے ہیں۔ جس سے معلوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا ۔ واپس کرنے والے دوستوں نے شاید جلد اول کو ملاحظہ نہیں فرمایا۔ ورنہ واپس نہ کرتے۔ ہر ایک جلد اس گوہر بے بہا کی موتیوں کے وزن سے بڑھ کر قیمت رکھتی ہے۔ اور کوئی جلد بھی مکمل نہ ہوگی۔ جب تک کہ اس مجموعہ کی سب جلدیں نہ خریدی جائیں۔ پس ایسے دوستوں کو مناسب ہے۔ کہ وہ واپس شدہ کاپی فوراً منگالیں۔ مہینے صرف پالنو کتاب طبع کرائی ہے۔ اور جلد سوم غالباً چار سو ہی طبع ہوگی۔ اسوقت کوڑیوں سے یہ خزانہ ملتا ہے۔ پھر اشرفیوں سے بھی ملنا مشکل ہے۔ ہر دو جلد شائع شدہ کی قیمت ۳ معہ محصولڈاک ہے۔ اور ایک جلد کی ۱۵ معہ محصولڈاک۔

دفتر فاروق سے طلب فرماویں

مسیح موعود کا پیغام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دو تبلیغی اشتہار جن کا ہر احمدی کے گھر میں ہونا ضروری ہے چھوٹے سائز رنگدار کاغذ پر طبع کر دئے ہیں۔ ایک اشتہار میں عورتوں کو بہت زور سے تبلیغ کی ہے اور فرمایا ہے۔ کہ اس اشتہار کو ہر ایک گھر میں پہنچایا اور سُنایا اور سمجھایا جاوے۔ اور دوسرے اشتہار میں لڑکے لڑکیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات ہیں کہ غیر احمدیوں کو اپنی لڑکی نہ دیجائے۔ یہ دونوں اشتہار نہایت ضروری ہیں۔ اور ہر ایک احمدی کے پڑھنے کے قابل۔ خواہ وہ خواندہ یا ناخواندہ۔ دوسرے خواندہ بھائی سے پڑھوالے۔ اور پھر اپنے گھر کے لوگوں کو سمجھاوے اور سُنوا دے۔ اور ذہن نشین کرا دے۔ چند کاپیاں باقی ہیں۔ ۲ ر کے ٹکٹ بھیجکر ایک کاپی طلب کرو۔ ایک روپیہ کی دس کاپیاں ملینگی

دفتر فاروق سے منگانی چاہیئے

مصحف عثمانی کا فوٹو

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ سوم حضرت نبی عربی فداہ ابی و امی نے جو قرآنمجید لکھوایا تھا اسکے ایک ورق کا فوٹو بطور تبرک لیا گیا ہے نہایت اعلیٰ ہے۔ چند کاپیاں موجود ہیں ہدیہ فی فوٹو ۱ ر علاوہ محصول

چند نایاب تحفے

قرآن مجید قلمی

نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر تمام قرآن مجید مکمل۔ بہت پرانا قلمی لکھا ہوا ہمارے پاس ہدیہ کے لئے آیا ہے۔ کوئی شائق متمول احمدی اس کی درخواست کریں۔ ہدیہ ایک صد روپیہ

حجج الکرامہ فی آثار القیامہ

نواب صدیق حسن خان بھوپال کی وہ مشہور کتاب جس کا اکثر تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ذکر آیا ہے۔ اور اسوقت یہ کتاب کسی جگہ نہیں ملتی۔ نہ دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ احمدیوں کے خاص مذاق کی کتاب ہے۔ مجلد قیمت ۱ علاوہ محصولڈاک

آخری فیصلہ کا عکس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو خط مباہلہ کے واسطے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو تحریر فرمایا تھا۔ جسکو امرتسری مُلّاں ہمیشہ آخری فیصلہ کہا کرتا ہے۔ حضور علیہ السلام کا اصل خط مخدومی مفتی محمد صادق صاحب سے مجھے مل گیا تھا۔ اس کا عکس میں نے احمدی احباب کے واسطے طبع کرا دیا ہے۔ ہر ایک احمدی کو اس کا دیکھنا اور پڑھنا ضروری ہے۔ ایک روپیہ کی بیس کاپیاں۔ ایک کاپی کے واسطے ۱ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

پتہ:۔ فاروق بک ایجنسی قادیان

نامہ مبارک کا فوٹو

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تبلیغی خط مقوقس کے بادشاہ کے نام لکھا تھا۔ اُس اصل خط کا فوٹو اعلیٰ درجہ کا لیا گیا ہے۔ اور چار فوٹو ہمارے پاس ہدیہ کے واسطے باقی ہیں۔ زیبائش مکان اور صداقت رسول انس وجان صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اعلیٰ چیز ہے۔

ہدیہ ۱ر علاوہ محصولڈاک ؛

غلاف کعبۃ اللہ

مکہ معظمہ پر جو غلاف سلطان روم کی طرف سے ہر سال پہنایا جاتا ہے اسکے پارچے بعض حاجی مکہ شریف سے لے آیا کرتے ہیں جو تبرک کے طور پر رکھتے ہیں۔ ایک احمدی حاجی جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ غلاف موصوف کا ایک بڑا ٹکڑا جسپر نہایت عمدہ اللہ اور رسول کا نام صاف اور نستعلیق پڑا موجود ہے۔ خرید لائے تھے۔ جسکو پھر نہایت عمدہ استر اور حاشیہ لگا کر رکھا اور جو بالکل نیا ہے۔

ہدیہ ۱۵ر دفتر فاروق سے طلب کرو

جلسہ فتح گورنمنٹ برطانیہ

یادگیر علاقہ دکن

سے مندرجہ ذیل اطلاع دفتر فاروق میں موصول ہوئی ہے۔ جسکو ہم خوشی سے درج اخبار کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے محترم و مکرم جناب شیخ حسن صاحب مالک کارخانہ بیڑی نے اس موقعہ فتح پر ایک بڑے خرچ سے عام جلسہ کیا ہے۔ (ایڈیٹر)

بر بناء جریدہ غیر معمولی بذریعہ منادی جناب ناظم صاحب تعلقہ ہذا معلوم ہوا۔ کہ ہماری سرکار عظمت مدار دسلطنت نرکی میں اتحاد قدیمہ دوبارہ قائم ہونے کی وجہ سے خداوند کریم کا شکریہ اور مساجد میں نماز دوگانہ ادا کریں۔ و نیز دفاتر سرکاری بند رہینگے۔ لہذا اس شاندار کامیابی پر بہ تعمیل حکم اعلیحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہم العالی ۱۶۔ ۱۷۔ صفر المظفر ۱۳۳۷ھ کارخانہ ہذا کو تعطیل دیجاتی ہے۔ اور تمام جماعت احمدیہ کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ اخبار الحکم نمبر ۳۸ مورخہ ۱۴ر نومبر ۱۹۰۶ء سے ظاہر ہے۔ کہ اس جنگ عظیم اور اس کی شاندار کامیابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات میں سے ایک زبردست نشان پورا ہوا ہے۔ اور برٹش گورنمنٹ کے لئے خاص اس موقع کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعائیں کی تھیں۔ اسلئے ہماری خوشی دوبالا خوشی کی موجب ہے۔ مومن کی خوشی اور مسرت کے اظہار میں بھی خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال کا اظہار ہوتا ہے لہذا خصوصیت کے ساتھ اس شاندار کامیابی پر اظہار احمدی مسرت کریں۔ بناء بریں مالک کارخانہ جناب شیخ حسن صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی خوشی ہے۔ کہ ڈبل خوشی منائی جاوے۔ یعنی بروز پنجشنبہ کارخانہ کے تمام کاروبار بند رکھے جاویں و نیز بعد نماز ظہر باجماعت دو رکعت شکریہ ادا کی جاوے اور بروز جمعہ تمام کارخانہ کے غریب مزدور جن کی تعداد پانسو سے زیادہ ہے۔ ان کو دعوت باشندگان قصبہ و ملازمین سرکار کو کھانا کھلایا جاوے۔ امید کہ تمامی ملازمین و کارکنان کارخانہ صدق دل سے خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے سلطنت آصفیہ و برطانیہ کی وابستگان کی دعائے خیر سناویں گے۔

مینجر کارخانہ چاند مارک بیڑی بادگیر علاقہ دکن

دو اہلحدیث ریل میں لڑ مرے

ناظرین حکایت دلچسپ یہ ہے کہ احقر ۲ دسمبر ۱۸ء صبح کے وقت دائرۃ الارض کانپور سے لکھنؤ آتا تھا کہ انٹر کلاس میں ناگہاں دو صورتیں شرعی دکھائی دیں۔ وہیں نیا بھی بیٹھ گیا۔ ایک ہندو شنکر نامی ایڈ نے جماعت سے کہ ہری ہر ہری ہر کہا۔ اسپر مولوی صاحب اہل حدیث مسکرائے۔ شنکر تاڑ گیا۔ اور مولوی صاحب سے ہمکلام ہوا۔ کہ مولوی جی خدا کے نام پر کیوں ہنسے۔ مولانا۔ کہ یہ خدا کے نام کہاں ہیں۔ کسی آسمانی کتاب میں لفظ ہری ہر وغیرہ نہیں ہے۔ سوائے اللہ کے۔ شنکر بولے۔ اشبو کی کتاب زبان سنسکرت میں ہے۔ کہ جس کو وید کہتے ہیں۔ اور سارے سنسار کے واسطے ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا لفظ نہیں ہے پھر بھی ہم اس نام پر ہنستے نہیں۔ کیونکہ اس کے لاکھ نام ہیں۔ اللہ یا ہر ایک ہی بات ہے۔ خدا نے اپنا نام سب کی بولیوں میں بتایا ہے۔ دیکھو ۶۰ اور تین بیس ایک ہی عدد کا نام ہے۔ یہ کہکر شنکر صاحب تو چپ ہو گئے۔ مگر مولوی صاحب کے دوسرے ساتھی آپس میں بحث کرنے لگے۔ اور دونوں مارے غصہ کے مثل گندہ بک سرخ کے لال پیلے ہوئے ایک کہتا تھا کہ وحی ہر زبان میں ہوتی ہے۔ ایک کہتا کہ سوائے عبرانی اور عربی زبان کے کسی زبان میں وحی نہیں۔ کسی اکابر عظام اسلام کا مذہب نہیں۔ یہ فقرہ کہتے ہوئے بلا تکلف مولوی صاحب میری طرف مخاطب ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ بھلا آپ نے بھی سنا ہے کہ لفظ ہر آسمانی کتاب میں اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ اور ساتھ ہی سوال کیا۔ کہ آپ کا اسم مبارک۔ عاجز نے باادب عرض کیا کہ نام میرا ضرور ہے۔ مگر ڈرتا ہوں کہ آپ ہنسے۔ تو مجھے ناحق صدمہ ہوگا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ مجھے ضرورت ہنسنے کی نہیں۔ بتائیے الغرض بتایا کہ نام میرا کبیر ہے۔ سنکر کہا مذہب جواب دیا گیا کبیر۔ مولوی صاحب نے حیرت سے کہا کہ مذہب کبیر تو میں نے آج تک نہیں سنا۔ احقر نے مولوی صاحب سے بیان کیا کہ کبیر سے مراد اسلام ہے۔ اور اسلام بڑا ہے۔ سب دینوں اور مذہبوں سے۔ چونکہ اس لفظ کی تفسیر کبیر ہے۔ لہذا اسلام پر اکتفا کر کے یہ التماس خدمت میں ہے۔ کہ اس عاجز نے ایک اہل حدیث سے یہ حدیث سنی ہے

ان کلام اللہ حول العرش بالفارسیۃ و ان اللہ تعالیٰ اذا اوحی امرا فیہ لین ادحاہ بالفارسیۃ واذا اوحی امرا فیہ شدۃ ادحاہ بالعربیہ (کبیر)

(ترجمہ) عرش کے گرد اللہ تعالیٰ کا کلام فارسی زبان میں ہوتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی امر میں جس میں نرمی ہو وحی کرنا چاہتا ہے۔ تو فارسی زبان میں وحی کرتا ہے۔ جب ایسے امر میں وحی کرتا ہے۔ جسمیں شدت ہو۔ تو عربی زبان میں وحی کرتا ہے۔

بس پھر کیا تھا۔ آپ کون ہیں کہاں پڑھا ہے یہ حدیث نہیں دکھائیے دکھائیے۔ رب مسافروں نے کہا کہ آپ ہی اپنی کتاب میں لکھا دکھائیں کہ یہ حدیث نہیں ہے یہ سنکر مولوی بولا کہ کیا میں کتابیں ساتھ باندھے پھرتا ہوں میرا لطیفہ سے بھی یہی جواب تھا۔ والسلام

کبیر الدین احمد احمدی اکبر آبادی

فتح برطانیہ کی خوشی میں

خدا تعالیٰ کے فضل سے چونکہ ہماری گورنمنٹ برطانیہ نے دشمن کو مغلوب کر کے فتح نمایاں حاصل کی ہے اس لئے اس کی خوشی میں فاروق بک ایجنسی کی مندرجہ ذیل کتابیں ۳۱ دسمبر ۱۸ء تک نصف قیمت پر دیجائینگی محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

ثنائی فرار۔ ثنائی ہرزہ درائی۔ صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات۔ فیصلہ الٰہی و ثنائی روسیاہی فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی۔ ختم نبوت کی حقیقت النبوۃ فی خیر الامت۔ مباحثہ مونگھیر حصہ اول و دوم و سوم۔ تندھی کی اندھی۔ رسالہ گوشت خوری۔ چودھویں صدی کا یہودی۔ علماء خلف۔ ایک مسلمان کا پیغام۔ وہرم پال کا کچا چٹھا۔ تصدیق کلام ربانی فاروق ۱۹۱۷ء کا فائل مکمل۔ فاروق ۱۹۱۸ء کا مکمل فائل۔ خلافت محمود و مصلح موعود۔ پیام پارٹی کا ارتداد۔ ازہاق الباطل بجواب مولوی محمدی صاحب امیر پیغام۔

اخبار عام

معزول قیصر کی حوالگی کا مطالبہ۔ لنڈن ۲ دسمبر۔ سر الیف ای۔ اسمتھ مارنی جنرل نے ایک ملاقات میں بیان کیا کہ جنگی کیبنٹ نے بشمول ماورالبحر کے نمائندوں کے باتفاق رائے فیصلہ کیا ہے کہ ہالینڈ کو معزول قیصر کی حوالگی پر مجبور کیا جائے۔

برطانیہ سے جرمنوں کا اخراج۔ لنڈن ۲ دسمبر۔ سر الیف۔ ای۔ اسمتھ نے بورنھ میں ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ گورنمنٹ کا پختہ ارادہ ہے کہ برطانیہ سے ایک ایک جرمن کو نکالکر باہر کیا جاوے۔

قیصر کی قسمت کا فیصلہ۔ پیرس ۵ نومبر۔ نیم سرکاری طور پر تصدیق کی گئی ہے کہ بین الاتحادی کانفرنس منعقدہ لنڈن نے قیصر کی حوالگی اور مقدمہ چلانے کی ضرورت سے اتفاق کیا ہے

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں ایم قاسم علی کے لئے چھپا اور فاروق منزل سے شائع کیا۔